ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الاعراف

آیات ۱۸۷ تا ۱۸۸

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرۡسٰہَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُہَا عِنۡدَ رَبِّیۡ ۚ لَا یُجَلِّیۡہَا لِوَقۡتِہَاۤ اِلَّا ہُوَ ؕۘ
ثَقُلَتۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ لَا تَاۡتِیۡکُمۡ اِلَّا بَغۡتَۃً ؕ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنۡہَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا
عِلۡمُہَا عِنۡدَ اللّٰہِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا
شَآءَ اللّٰہُ ؕ وَ لَوۡ کُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ لَاسۡتَکۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَیۡرِ ۚۖۛ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ ۚۛ اِنۡ اَنَا اِلَّا
نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾ؑ

ر س و

رَسَا یَرۡسُوۡ (ن) رَسۡوًا: ٹھہرنا، جم جانا۔

رَاسِیَۃٌ ج رَاسِیَاتٌ اور رَوَاسِیُ (اسم الفاعل): ٹھہرنے یا جم جانے والی۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں آتا ہے۔ قرآن میں رَوَاسِیُ پہاڑوں کے لیے آیا ہے۔ ﴿وَ قُدُوۡرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ﴾ (سبا:۱۳) ''اور جم جانے والی دیگیں۔'' ﴿وَ جَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ﴾ (الرعد:۳) ''اور اس نے بنایا اس میں پہاڑوں کو۔''

اَرۡسٰی یُرۡسِیۡ (افعال) اِرۡسَاءً: ٹھہرانا، جمانا۔ ﴿وَ الۡجِبَالَ اَرۡسٰہَا ﴿ۙ۳۲﴾﴾ (النازعات) ''اور پہاڑوں کو اُس نے جمایا ان کو۔''

مُرۡسًی: (اسم المفعول، جو اسم ظرف کے طور پر بھی آتا ہے): ٹھہرایا یا جمایا ہوا۔ ٹھہرانے یا جمانے کی جگہ یا وقت۔ زیر مطالعہ آیت ۱۸۷۔

ح ف و

حَفَا یَحۡفُوۡ (ن) حَفۡوًا: (۱) کسی کو کوئی چیز دینا۔ (۲) عزت دینا، مہربان و شفیق ہونا۔

© rasailojaraid.com

حَفِیَ یَحْفٰی (س) حَفًا: (۱) زیادہ سفر کرنے کی وجہ سے جانور کا گھسے ہوئے کھر والا ہونا۔ (۲) انسان کا کسی چیز کے متعلق پورا پورا علم رکھنے والا ہونا۔

حَفِیٌّ: (فَعِیۡلٌ کے وزن پر صفت): (۱) مہربان، شفیق۔ ﴿اِنَّہٗ کَانَ بِیۡ حَفِیًّا﴾ (مریم) ''بے شک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔'' (۲) پورا پورا علم رکھنے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۸۷۔

اَحْفٰی یُحْفِیۡ (افعال) اِحْفَاءً: کسی سے کوئی چیز مانگنے میں اصرار کرنا۔ ﴿اِنۡ یَّسۡـَٔلۡکُمُوۡہَا فَیُحۡفِکُمۡ﴾ (محمد: ۳۷) ''اگر وہ مانگے تم لوگوں سے اسے پھر وہ اصرار کرے تم سے۔''

ترجمہ:

یَسْـَٔلُوۡنَکَ: وہ پوچھتے ہیں آپؐ سے
عَنِ السَّاعَةِ: قیامت کے بارے میں
اَیَّانَ: کب ہے
مُرۡسٰٮہَا: اس کے قائم ہونے کا وقت
قُلۡ: آپؐ کہہ دیجیے
اِنَّمَا: کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
عِلۡمُهَا: اس کا علم
عِنۡدَ رَبِّیۡ: میرے رب کے پاس ہے
لَا یُجَلِّیۡهَا: ظاہر نہیں کرے گا (کوئی) اس کو
لِوَقۡتِهَاۤ: اس کے وقت پر
اِلَّا: مگر
هُوَ: وہی
ثَقُلَتۡ: وہ بھاری ہوئی (یعنی ہوگی)
فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ: زمین اور آسمانوں میں
لَا تَاۡتِیۡکُمۡ: وہ نہیں پہنچے گی تم لوگوں کو
اِلَّا: مگر
بَغۡتَةً: اچانک
یَسْـَٔلُوۡنَکَ: وہ پوچھتے ہیں آپؐ سے
کَاَنَّکَ: جیسے آپؐ
حَفِیٌّ: پورا علم رکھنے والے ہیں
عَنۡهَا: اس کے بارے میں
قُلۡ: آپؐ کہہ دیجیے
اِنَّمَا عِلۡمُهَا: اس کا علم تو بس
عِنۡدَ اللّٰهِ: اللہ کے پاس ہے
وَلٰکِنَّ: اور لیکن
اَکۡثَرَ النَّاسِ: لوگوں کی اکثریت
لَا یَعۡلَمُوۡنَ: جانتی نہیں ہے
قُلۡ: آپؐ کہہ دیجیے
لَاۤ اَمۡلِكُ: میں مالک نہیں ہوں
لِنَفۡسِیۡ: اپنی جان کے لیے
نَفۡعًا: کسی نفع کا
وَّلَا ضَرًّا: اور نہ ہی کسی تکلیف کا
اِلَّا: مگر
مَا: وہ جو
شَآءَ: چاہا
اللّٰهُ: اللہ نے
وَلَوۡ: اور اگر
کُنۡتُ اَعۡلَمُ: میں جانتا ہوتا
الۡغَیۡبَ: غیب کو
لَاسۡتَکۡثَرۡتُ: تو میں ضرور جمع کرتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مِنَ الْخَيْرِ : بھلائی میں سے	وَمَا مَسَّنِيَ : اور نہ چھوتی مجھ کو
السُّوْٓءُ : برائی	اِنْ : نہیں
اَنَا : ہوں میں	اِلَّا : مگر
نَذِيْرٌ : ایک وارننگ دینے والا	وَّبَشِيْرٌ : اور بشارت دینے والا
لِّقَوْمٍ : ایسی قوم کے لیے	يُّؤْمِنُوْنَ : جو ایمان لاتی ہے

نوٹ ۱: بعض اسلامی کتابوں میں دنیا کی عمر سات ہزار سال بتائی گئی ہے۔ یہ کوئی حدیث نہیں ہے' بلکہ اسرائیلی روایات سے لیا ہوا مضمون ہے۔ اسلامی روایات میں ایسی بے سند باتوں کو داخل کر دینے کا مقصد شاید اسلام کے خلاف بدگمانیاں پیدا کرنا ہو۔ علماءِ طبقات الارض نے دنیا کی عمر لاکھوں سال بتائی ہے' یہ بات نہ کسی قرآنی آیت سے ٹکراتی ہے اور نہ کسی حدیث سے۔ حافظ ابن حزم اندلسی نے فرمایا کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا کی عمر کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا اور اس کا صحیح علم صرف پیدا کرنے والے ہی کو ہے۔ (تدبرِ قرآن)

نوٹ ۲: آیت ۱۸۸ میں اس غلط عقیدے کی تردید ہے جو مشرکین نے انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں قائم کر رکھا تھا کہ وہ غیب دان ہوتے ہیں اور ان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرح تمام کائنات پر حاوی ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ وہ ہر نفع نقصان کے مالک ہوتے ہیں اور جس کو چاہیں نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس آیت میں واضح کر دیا گیا کہ انبیاء کرامؑ نہ قادرِ مطلق ہوتے ہیں اور نہ عالم الغیب' بلکہ ان کو علم و قدرت کا اتنا ہی حصہ حاصل ہوتا ہے جتنا مِن جانبِ اللہ ان کو دیا جائے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ جو حصہ علم کا ان کو عطا ہوتا ہے وہ ساری مخلوقات سے زیادہ ہوتا ہے۔ خصوصاً ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم عطا کیا گیا تھا وہ سب سے زیادہ تھا۔ چنانچہ آپؐ نے ہزاروں غیب کی خبریں دیں جن کی سچائی کا لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ (تدبرِ قرآن)

آیات ۱۸۹ تا ۱۹۶

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا
حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَاۗءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ
اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ
اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ
اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا
تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِيِّۦ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ڮ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ص م ت

صَمَتَ یَصۡمُتُ (ن) صَمۡتًا : خاموش رہنا۔

صَامِتٌ (اسم الفاعل) : خاموش رہنے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۹۳۔

ب ط ش

بَطَشَ یَبۡطُشُ (ن) بَطۡشًا : پکڑنا' گرفت کرنا' زیر مطالعہ آیت ۱۹۵۔

بَطۡشٌ (اسم ذات) : پکڑ' گرفت۔ ﴿اِنَّ بَطۡشَ رَبِّکَ لَشَدِیۡدٌ ﴿۱۲﴾﴾ (البروج) ''بے شک آپؐ کے رب کی پکڑ یقیناً شدید ہے۔''

ترکیب

(آیت ۱۹۳) ''وَاِنۡ تَدۡعُوۡھُمۡ'' میں نوٹ کرلیں کہ یہ واحد نہیں بلکہ جمع کا صیغہ ہے۔ واحد ''تَدۡعُوۡ'' ہے۔ اس پر ''اِنۡ'' داخل ہوتا تو واؤ گر جاتی اور ''اِنۡ تَدۡعُھُمۡ'' آتا' لیکن یہ ''تَدۡعُوۡنَ'' تھا۔ اِنۡ کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہے تو ''اِنۡ تَدۡعُوۡھُمۡ'' آیا ہے۔ اسی طرح سے آیت ۱۹۴ میں فعل امر ''فَادۡعُوۡھُمۡ'' بھی جمع کا صیغہ ہے۔ یہ ''اُدۡعُوۡا'' تھا۔ ضمیر مفعولی آنے کی وجہ سے الف گرا ہوا ہے۔ (آیت ۱۹۶) ''وَلِیِّ َۦ'' قرآن کا خصوصی املا ہے۔ یہ دراصل ''وَلِیِّیَ'' ہے یعنی ''وَلِیّ'' پر مضاف الیہ کے طور پر یائے متکلّم لگی ہوئی ہے۔

ترجمہ:

هُوَ : وہ — الَّذِیۡ : وہ ہے جس نے

خَلَقَکُمۡ : پیدا کیا تم کو — مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ : ایک جان سے

وَّجَعَلَ : اور اس نے بنایا — مِنۡھَا : اس (جان) سے

زَوۡجَھَا : اس کا جوڑا — لِیَسۡکُنَ : تاکہ وہ سکون پکڑے

اِلَیۡھَا : اس سے — فَلَمَّا : پھر جب

تَغَشّٰھَا : اس (مذکر) نے ڈھانپ لیا اس (مؤنث) کو — حَمَلَتۡ : تو اس (مؤنث) نے اٹھایا

حَمۡلًا خَفِیۡفًا : ایک ہلکا بوجھ — فَمَرَّتۡ : پھر وہ چلی

بِہٖ : اس کے ساتھ — فَلَمَّآ : پھر جب

اَثۡقَلَتۡ : اس نے بوجھ لادا — دَّعَوَا : تو دونوں نے پکارا

اللّٰہَ : اللہ کو — رَبَّھُمَا : جو دونوں کا رب ہے

لَئِنۡ : بے شک اگر — اٰتَیۡتَنَا : تو دے گا ہم کو

صَالِحًا : ایک نیک (اولاد) — لَّنَکُوۡنَنَّ : تو ہم لازماً ہوں گے

مِنَ الشّٰکِرِیۡنَ : شکر کرنے والوں میں سے — فَلَمَّآ : پھر جب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اٰتٰهُمَا : اُس نے دیا انہیں
جَعَلَا : تو دونوں نے بنایا
شُرَكَآءَ : کچھ شریک
اٰتٰهُمَا : اُس نے دیا ان کو
اللّٰهُ : اللہ
يُشْرِكُوْنَ : یہ لوگ شریک بناتے ہیں
مَا : اس کو جو
شَيْئًا : کوئی چیز
يُخْلَقُوْنَ : پیدا کیے جاتے ہیں
لَهُمْ : ان کے لیے
وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ : اور نہ ہی اپنے آپ کی
وَاِنْ : اور اگر
اِلَى الْهُدٰى : ہدایت کی طرف
سَوَآءٌ : برابر ہے
اَدَعَوْتُمُوْهُمْ : خواہ تم لوگ پکارو ان کو
اَنْتُمْ : تم لوگ
اِنَّ : بے شک
تَدْعُوْنَ : تم پکارتے ہو
عِبَادٌ : (وہ) بندے ہیں
فَادْعُوْهُمْ : پس تم لوگ (ذرا) پکارو تو ان کو
لَكُمْ : تم کو
كُنْتُمْ : تم لوگ ہو
اَ : کیا
اَرْجُلٌ : پیر ہیں
بِهَآ : جن سے
لَهُمْ : ان کے لیے
يَّبْطِشُوْنَ : وہ پکڑتے ہیں

صَالِحًا : ایک نیک (اولاد)
لَهٗ : اس کے لیے
فِيْمَآ : اس میں جو
فَتَعٰلَى : تو بلند ہے
عَمَّا : اس سے جو
اَيُشْرِكُوْنَ : کیا یہ لوگ شریک بناتے ہیں
لَا يَخْلُقُ : تخلیق نہیں کرتا ہے
وَّهُمْ : اور وہ (خود بھی)
وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ : اور وہ لوگ استطاعت نہیں رکھتے
نَصْرًا : کسی مدد کی
يَنْصُرُوْنَ : وہ لوگ مدد کرتے ہیں
تَدْعُوْهُمْ : تم لوگ پکارو گے ان کو
لَا يَتَّبِعُوْكُمْ : تو وہ پیروی نہیں کریں گے تمہاری
عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر
اَمْ : یا
صَامِتُوْنَ : خاموش رہنے والے ہو
الَّذِيْنَ : وہ لوگ جن کو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ
اَمْثَالُكُمْ : تمہارے جیسے
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا : تو انہیں چاہیے کہ وہ جواب دیں
اِنْ : اگر
صٰدِقِيْنَ : سچ کہنے والے
لَهُمْ : ان کے لیے
يَّمْشُوْنَ : وہ چلتے ہیں
اَمْ : یا
اَيْدٍ : ہاتھ ہیں
بِهَآ : جن سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَمۡ : یا	لَهُمۡ : ان کے لیے
اَعۡیُنٌ : آنکھیں ہیں	یُّبۡصِرُوۡنَ : وہ دیکھتے ہیں
بِهَآ : جن سے	اَمۡ : یا
لَهُمۡ : ان کے لیے	اٰذَانٌ : کان ہیں
یَّسۡمَعُوۡنَ : وہ سنتے ہیں	بِهَا : جن سے
قُلِ : آپؐ کہہ دیجیے	ادۡعُوۡا : تم لوگ پکارو
شُرَکَآءَ کُمۡ : اپنے شریکوں کو	ثُمَّ : پھر
کِیۡدُوۡنِ : تدبیر کرو میرے خلاف	فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ : پھر تم لوگ مہلت نہ دو مجھ کو
اِنَّ : بے شک	وَلِیِّۦَ : میرا کارساز
اللّٰهُ الَّذِیۡ : وہ اللہ ہے جس نے	نَزَّلَ : اتارا
الۡکِتٰبَ : کتاب کو	وَهُوَ : اور وہ
یَتَوَلَّی : دوست رکھتا ہے	الصّٰلِحِیۡنَ : نیک لوگوں کو

نوٹ۱: جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا پر غور کرتے ہوئے سائنس کے انکشاف کو بھی ذہن میں رکھیے‘ جس کا ذکر ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم نے اپنی کتاب ’’قرآن اور علمِ جدید‘‘ میں کیا ہے‘ کہ زندگی کے آغاز میں جسدِ انسانی کی اولین صورت ایک جونک کی طرح ایک ہی خلیہ پر مشتمل تھی اور ایک خلیہ سے جاندار کے توالد کا طریق یہ ہے کہ وہ بڑھ کر خود بخود دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے‘ جن میں سے ہر ایک حصہ ایک مکمل جاندار ہوتا ہے۔ پھر بدنی ارتقاء کے اگلے مراحل میں ایک حصہ مادہ کے فرائض کے لیے اور دوسرا حصہ نر کے فرائض کے لیے موزوں بن جاتا ہے۔ (تدبّرِ قرآن)

بی بی حوا کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیے جانے کا ذکر قرآن یا حدیث میں کہیں نہیں ملتا۔ اسرائیلی روایات میں اس کا ذکر ہے۔ (ترجمۂ قرآن کیسٹ‘ حافظ احمد یار صاحب مرحوم)

نوٹ۲: آیت ۱۸۹۔۱۹۰ میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ نوعِ انسانی کا پہلا جوڑا‘ جس سے آفرینش کی ابتدا ہوئی‘ اس کا خالق بھی اللہ ہی تھا‘ کوئی دوسرا اس کارِ تخلیق میں شریک نہیں تھا۔ پھر ہر مرد و عورت کے ملاپ سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے‘ اس کا خالق بھی اللہ ہی ہے اور اس کا اقرار تمہارے دلوں میں موجود ہے۔ اسی لیے امید و بیم کی حالت میں جب دعا مانگتے ہو تو اللہ ہی سے مانگتے ہو۔ پھر جب امیدیں پوری ہو جاتی ہیں تو تمہیں شرک کی سوجھتی ہے۔

یہاں ایک اور بات قابل توجہ ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے عرب کے مشرکین کی مذمت کی ہے۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ اولاد تو اللہ سے ہی مانگتے تھے‘ مگر جب بچہ پیدا ہو جاتا تھا تو اللہ کے شکرانے میں دوسروں کو حصہ دار ٹھہرا لیتے تھے۔ لیکن ہم لوگ اولاد بھی غیروں سے مانگتے ہیں‘ منتیں بھی غیروں کے نام کی ہی مانتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور نیاز بھی ان ہی کے آستانوں پر چڑھاتے ہیں۔ پھر بھی موحد ہی رہتے ہیں۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ ۳: آیت ۱۹۶ میں بتایا گیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تو بڑی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ تو عام صالح اور نیک مسلمانوں کا بھی کارساز اور مددگار ہوتا ہے‘ اس لیے مخالفین کی مخالفت اسے نقصان نہیں پہنچا پاتی۔ اور اگر کبھی بتقاضائے حکمت اس کو کوئی نقصان پہنچ بھی جائے تو بھی اس کے اصل مقصد میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ مؤمن صالح کا اصل مقصد اللہ کی رضا ہے۔ اگر وہ دنیا میں کسی وجہ سے ناکام بھی ہو جائے تو بھی رضائے الٰہی کا اصل مقصد اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ (معارف القرآن)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا مقصد اگر خلافت کا حصول تھا تو اس میں تو وہ کامیاب نہیں ہوئے‘ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ یہ ان کا مقصد نہیں تھا۔ ان کا مقصد تو بس ایک تھا: اللہ کی رضا جوئی اور اس پر استقامت۔ اس مقصد کے حصول میں وہ ایسا کامیاب ہوئے کہ دنیا تو دنیا‘ فرشتے بھی حیرت سے تکتے ہی رہ گئے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی!

آیات ۱۹۷ تا ۲۰۶

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

ن ز غ

نَزَغَ يَنْزَغُ (ف) نَزْغًا : بگاڑ پیدا کرنا۔ (۱) کسی کو کسی کے خلاف ابھارنا‘ ناچاقی پیدا کرنا۔ ﴿اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ ۭ﴾ (الاسراء:۵۳) ’’بے شک شیطان ناچاقی ڈالتا ہے ان کے مابین۔‘‘ (۲) کسی غلط کام پر اکسانا۔ زیر مطالعہ آیت ۲۰۰۔

نَزْغٌ (اسم ذات بھی ہے) : ناچاقی‘ اکساہٹ۔ زیر مطالعہ آیت ۲۰۰۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ن ص ت

نَصَتَ یَنْصِتُ (ض) نَصْتًا : چپ ہو کر سننا' چپ چاپ سننا۔

اِنْصِتْ (فعل امر) : چپ چاپ سن۔

اَنْصَتَ یُنْصِتُ (افعال) اِنْصَاتًا : ثلاثی مجرد کا ہم معنی ہے۔ زیر مطالعہ آیت ۲۰۴۔

ء ص ل

اَصُلَ یَصُلُ (ک) اَصَالَۃً : جڑ والا ہونا' جڑ پکڑنا۔

اَصْلٌ ج اُصُوْلٌ (اسم ذات) : جڑ' بنیاد۔ ﴿اِنَّھَا شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾﴾ (الصافات) ''بے شک وہ ایک ایسا درخت ہے جو نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں۔'' ﴿اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَآئِمَۃً عَلٰٓی اُصُوْلِھَا﴾ (الحشر: ۵) ''یا تم لوگوں نے چھوڑا اس کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر۔''

اَصِلَ یَصَلُ (س) اَصَلًا : متغیّر ہونا' کمزور ہونا۔

اَصِیْلٌ ج اٰصَالٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : متغیر' کمزور۔ پھر اس مفہوم میں عصر اور مغرب کا درمیانی وقت لیتے ہیں' شام کا وقت۔ ﴿وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ﴿۴۲﴾﴾ (الاحزاب) ''اور تم لوگ تسبیح کرو اس کی صبح کے وقت اور شام کے وقت۔'' اور آیت زیر مطالعہ ۲۰۵۔

ترجمہ:

وَالَّذِیْنَ : اور وہ لوگ جن کو	تَدْعُوْنَ : تم پکارتے ہو
مِنْ دُوْنِہٖ : اس کے علاوہ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ : وہ استطاعت نہیں رکھتے
نَصْرَکُمْ : تمہاری مدد کی	وَلَآ اَنْفُسَھُمْ : اور نہ ہی اپنے آپ کی
یَنْصُرُوْنَ : وہ مدد کرتے ہیں	وَاِنْ : اور اگر
تَدْعُوْھُمْ : تم پکارو ان کو	اِلَی الْھُدٰی : ہدایت کی طرف
لَا یَسْمَعُوْا : تو وہ نہیں سنتے	وَتَرٰىھُمْ : اور آپؐ دیکھتے ہیں ان کو
یَنْظُرُوْنَ : (کہ) وہ تکتے ہیں	اِلَیْکَ : آپؐ کی طرف
وَھُمْ : اس حال میں کہ	لَا یُبْصِرُوْنَ : وہ دیکھ کر سمجھتے نہیں ہیں
خُذِ : آپؐ پکڑیں	الْعَفْوَ : درگزر کو
وَاْمُرْ : اور حکم دیں	بِالْعُرْفِ : نیکی کا
وَاَعْرِضْ : اور کنارہ کشی کریں	عَنِ الْجٰھِلِیْنَ : جاہلوں سے
وَاِمَّا : اور اگر	یَنْزَغَنَّکَ : اکسائے ہی آپؐ کو
مِنَ الشَّیْطٰنِ : شیطان سے	نَزْغٌ : کوئی اکساہٹ
فَاسْتَعِذْ : تو آپؐ پناہ مانگیں	بِاللّٰہِ : اللہ سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِنَّهٗ : یقیناً وہ
عَلِیۡمٌ : جاننے والا ہے
الَّذِیۡنَ : جو لوگ
اِذَا : جب بھی
طٰٓئِفٌ : کوئی وسوسہ
تَذَکَّرُوۡا : تو وہ خود کو یاد کراتے ہیں
هُمۡ : وہ لوگ
وَاِخۡوَانُهُمۡ : اور ان کے بھائی
فِی الۡغَیِّ : گمراہی میں
لَا یُقۡصِرُوۡنَ : وہ لوگ کمی نہیں کرتے
لَمۡ تَاۡتِهِمۡ : آپؐ نہیں لاتے ان کے پاس
قَالُوۡا : تو وہ کہتے ہیں
اجۡتَبَیۡتَهَا : تصنیف کیا آپؐ نے اس کو
اِنَّمَآ اَتَّبِعُ : میں تو بس پیروی کرتا ہوں
یُوۡحٰۤی : وحی کیا گیا
مِنۡ رَّبِّیۡ : میرے رب کی طرف سے
بَصَآئِرُ : دلیلیں ہیں
وَهُدًی : اور ہدایت ہے
لِّقَوۡمٍ : ایسے لوگوں کے لیے
وَاِذَا : اور جب بھی
الۡقُرۡاٰنُ : قرآن
لَهٗ : اس کو
لَعَلَّکُمۡ : شاید تم پر
وَاذۡکُرۡ : اور آپؐ یاد رکھیں
فِیۡ نَفۡسِکَ : اپنے جی میں
وَّخِیۡفَةً : اور ڈرتے ہوئے
مِنَ الۡقَوۡلِ : قول میں سے (کچھ)
وَالۡاٰصَالِ : اور شام کے وقت

سَمِیۡعٌ : سننے والا ہے
اِنَّ : یقیناً
اتَّقَوۡا : تقویٰ اختیار کرتے ہیں
مَسَّهُمۡ : چھوتا ہے ان کو
مِّنَ الشَّیۡطٰنِ : شیطان سے
فَاِذَا : پھر جب فوراً ہی
مُّبۡصِرُوۡنَ : بینا ہونے والے ہوتے ہیں
یَمُدُّوۡنَهُمۡ : کھینچتے ہیں ان کو
ثُمَّ : پھر
وَاِذَا : اور جب
بِاٰیَةٍ : کوئی آیت
لَوۡلَا : کیوں نہیں
قُلۡ : آپؐ کہہ دیجیے
مَا : اس کی جو
اِلَیَّ : میری طرف
هٰذَا : یہ
مِنۡ رَّبِّکُمۡ : تمہارے رب کی طرف سے
وَرَحۡمَةٌ : اور رحمت ہے
یُّؤۡمِنُوۡنَ : جو ایمان رکھتے ہیں
قُرِئَ : پڑھا جائے
فَاسۡتَمِعُوۡا : تو تم کان لگا کر سنو
وَاَنۡصِتُوۡا : اور چپ چاپ سنو
تُرۡحَمُوۡنَ : رحم کیا جائے
رَّبَّکَ : اپنے رب کو
تَضَرُّعًا : گڑگڑاتے ہوئے
وَّدُوۡنَ الۡجَهۡرِ : اور نمایاں کیے بغیر
بِالۡغُدُوِّ : صبح کے وقت
وَلَا تَکُنۡ : اور آپؐ مت ہوں

باقی صفحہ 40 پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com